بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروقِ اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 نومبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ. اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ. اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمرؓ کے دربار میں قرآن کریم کا علم رکھنے والوں کا بڑا مقام تھا چاہے وہ نوجوان ہوں یا بڑے۔ حُر بن قیس حضرت عمرؓ کے قریب بیٹھنے والوں میں سے تھے۔ عیینہ بن حصن بن حذیفہ نے اپنے بھتیجے حُر بن قیس کی سفارش پر حضرت عمرؓ کے دربار میں پیش ہو کر کہا کہ آپؓ انصاف کے ساتھ ہمیں مال نہیں دیتے۔ حضرت عمرؓ ناراض ہو کر کچھ کہنے ہی والے تھے کہ حُر نے فوراً عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰہِلِیۡنَ ۔ یعنی عفو اختیار کر اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔ اور یہ عیینہ جاہلوں ہی میں سے ہے۔ حضرت عمرؓ وہیں رک گئے کیونکہ حضرت عمرؓ کتاب اللہ کو سن کر رک جاتے تھے۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ اسی ضمن میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک امیر کو سزا دینے کی خاطر جلاد کو بلایا تو ایک دس سال کا لڑکا پکار اُٹھا۔ وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجَاہِلِیۡنَ۔ ھٰذَا مِنَ الۡجَاہِلِیۡنَ۔ حضرت عمرؓ کا چہرہ زرد ہو گیا اور وہ خاموش ہو گئے۔ حضرت عمرؓ بچوں کی تربیت اور اُن کی عقلوں کو تیز کرنے کے لیے اپنے دربار میں اُن کو بھی بلاتے اور اُن سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

حضرت عمرؓ بیت المال کے اموال کی حفاظت اور نگرانی میں بہت محتاط ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے آپؓ کو ایک گلاس دودھ دیا آپؓ نے پیا اور پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا۔ بتایا گیا کہ یہ زکوٰۃ کے اونٹوں کا ہے۔ آپؓ نے زکوٰۃ کا مال پینے سے انکار کر کے ہاتھ منہ میں ڈال کر قے کر کے اُس کو نکال دیا۔ ایک مرتبہ آپؓ کی بیماری کے لیے شہد تجویز کیا گیا جو کہ بیت المال میں موجود تھا لیکن آپؓ نے لوگوں کی اجازت کے بغیر اُسے لینا حرام قرار

دیا۔ ایک دوپہر شدید گرمی میں پیچھے رہ جانے والے دو اونٹوں کو خود ہانک کر چراگاہ میں لے گئے کہ کہیں گُم نہ ہو جائیں اور حضرت عثمانؓ کو فرمایا کہ یہ میرا کام ہے میں ہی کروں گا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مال دیا دولت دی عزت دی رتبہ دیا مگر وہ اسلامی تعلیم سے غافل نہیں ہوئے۔ سعید بن مسیبؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک یہودی اور مسلمان کی لڑائی میں یہودی کے حق پر ہونے کی وجہ سے اُس کے موافق فیصلہ کیا۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاصؓ کے بیٹے نے مصر کے ایک شخص کو دوڑ میں آگے نکلنے پر کوڑے مارے تو اُسی مصری شخص سے حضرت عمرو بن عاصؓ کے بیٹے کو کوڑے لگوائے۔ ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے کہا کہ اگر ہم آپؓ میں ٹیڑھا پن دیکھیں گے تو اُسے اپنی تلواروں سے سیدھا کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس امت میں ایسا آدمی بھی ہے۔ ایک موقع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرے نزدیک سب سے پسندیدہ وہ شخص ہے جو میرے عیوب سے مجھے آگاہ کرے۔ پھر حضرت عمرؓ کا ایک قول بیان کیا جاتا ہے کہ مجھے خوف ہے کہ میں غلطی کروں اور میرے ڈر سے کوئی مجھے سیدھا راستہ نہ دکھائے۔

ایک دن آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور مجمع عام کے سامنے کہنے لگا اے عمر اللہ سے ڈرو۔ بعض لوگ اس کی بات سن کر سخت غصہ ہو گئے اور اسے خاموش کرانا چاہا اس پر حضرت عمرؓ نے اس سے کہا تم میں کوئی خیر نہیں اگر تم عیب کو نہ بتاؤ اور ہم میں کوئی خیر نہیں اگر ہم اس کو نہ سنیں یعنی اسے کہا کہ صرف بات نہ کرو بلکہ معین کر کے بتاؤ کیا بات کرنا چاہتے ہو۔

حضرت عمرؓ مذہبی اُمور میں اسلامی تعلیم کا بھی حد درجہ خیال رکھتے تھے۔ فتح اسکندریہ کے بعد جنگی قیدیوں کو مکمل آزادی دی گئی کہ اگر اسلام قبول کیا تو اُن کے حقوق و فرائض مسلمانوں جیسے ہوں گے اور جو اپنے مذہب پر قائم رہے گا اُس پر جزیہ مقرر ہو گا۔ اس پر بہت سے قیدی مسلمان ہو گئے۔ ایک مرنے کے قریب ضرورت مند بوڑھی نصرانی عورت کو اسلام کی دعوت دی اور بعد ازاں اللہ تعالیٰ سے توبہ کی کہ کہیں اُس کی مجبوری اُسے مسلمان بنانے کے مترادف نہ ہو جائے۔ اپنے ایک عیسائی غلام اَسْتق کو مسلمان ہونے کا کہا تو اُس نے انکار کر دیا۔ آپؓ نے فرمایا لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنی دین میں کوئی جبر نہیں اور اپنی وفات کے قریب اُس کو آزاد کر دیا۔

حضرت عمرؓ جانوروں پر بھی بہت شفقت فرماتے تھے۔ ایک اونٹ کی پشت پر زخم دیکھا تو کہا کہ تیرے بارے میں اللہ کی باز پُرس سے ڈرتا ہوں۔ ایک مرتبہ ایک غلام ایک سواری کو چار میل تک دوڑا کر مچھلی خرید لایا تو

آپؓ نے اُس کی سواری کے پسینہ کو دیکھ کر مچھلی چکھنے سے انکار کر دیا کہ میرے لیے ایک جانور کو تکلیف میں مبتلا کر دیا۔

حضرت مصلح موعودؓ اس بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ سے ایک یہودی نے کہا کہ قرآن مجید میں ایک آیت ہے اگر وہ ہماری کتاب میں اترتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ وہ کون سی آیت ہے اس نے جواب دیا۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ آپ نے فرمایا وہ دن تو ہمارے لئے دو عیدوں کا دن ہے یعنی جمعہ کا دن اور عرفہ کا دن یہ آیت نازل ہوئی تھی اس دن۔

بعض بزرگان بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ کسی مسئلے میں اختلاف کریں تو دیکھو کہ حضرت عمرؓ نے اس معاملے میں کیا کیا ہے کیونکہ حضرت عمرؓ بغیر مشورہ کے کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ حضرت قبیصہ بن جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؓ سے زیادہ کتاب اللہ کو پڑھنے والا، اللہ کے دین کو سمجھنے والا اور درس و تدریس کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت حسن بصریؒ نے کہا جب تم اپنی مجلس کو خوشبودار بنانا چاہو تو حضرت عمرؓ کا بہت ذکر کرو۔ مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے دور میں شیاطین جکڑے ہوئے تھے جب آپؓ شہید ہوئے تو شیاطین زمین میں کودنے لگے۔ علی محمد صلابی لکھتے ہیں کہ آپؓ اسلامی خصوصیات کی عکاسی کرنے والے اشعار پسند کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عشقیہ اشعار میں شریف عورتوں کا نام لانے کی رسم کو مٹا دیا اور اس کی سخت سزا مقرر کی۔

حضرت عمرؓ کے فضائل اور مناقب کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں: بعض واقعات پیشگوئیوں کے جن کا ایک ہی دفعہ ظاہر ہونا امید رکھا گیا ہے وہ تدریجاً ظاہر ہوں یا کسی اور شخص کے واسطہ سے ظاہر ہوں جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ کی یہ پیشگوئی کہ قیصر و کسری کے خزانوں کی کنجیاں آپ کے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت ﷺ فوت ہو چکے تھے اور آنجناب نے نہ قیصر اور کسری کے خزانہ کو دیکھا اور نہ کنجیاں دیکھیں مگر چونکہ مقدر تھا کہ وہ کنجیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملیں کیونکہ حضرت عمرؓ کا وجود ظلی طور پر گویا آنجناب ﷺ کا وجود ہی تھا اس لیے عالمِ وحی میں حضرت عمرؓ کا ہاتھ پیغمبر خدا ﷺ کا ہاتھ قرار دیا گیا۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور ذوالنورین کو اسلام کے دروازے اور خیر الانام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے ہراول دستے بنایا ہے۔ پس جو شخص ان کی عظمت سے انکار کرتا ہے مجھے اس کے بد انجام اور سلب ایمان کا ڈر ہے۔ خلفائے راشدین بلاشبہ حضرت خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں عظیم مقام پر فائز تھے اور اللہ نے اُنہیں وہ کچھ عطا فرمایا جو دنیا جہان میں کسی اَور کو نہ دیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ شیعہ حضرات میں سے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیقؓ یا عمر فاروقؓ نے علی مرتضیٰؓ یا فاطمۃ الزھرۃؓ کے حقوق کو غصب کیا اور ان پر ظلم کیا تو ایسے شخص نے انصاف کو چھوڑا، زیادتی سے پیار کیا اور ظالموں کی راہ اختیار کی۔ سچ تو یہ ہے کہ ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ دونوں نے ادائیگی حقوق میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ انہوں نے تقویٰ کو اپنی راہ اور عدل کو اپنا مقصود بنالیا تھا اور اپنے نفوس کو اللہ کی اطاعت میں لگا رکھا تھا۔ کثرت فیوض اور نبی الثقلین کے دین کی تائید میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما جیسا میں نے کسی کو نہ پایا۔ ابو بکرؓ و عمرؓ کے صدق و خلوص کی کیا بلند شان ہے۔ دونوں ایسے مبارک مدفن میں دفن ہوئے کہ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے بصد رشک وہاں دفن ہونے کی تمنا کرتے لیکن یہ مقام بارگاہ رب العزت کی طرف سے ایک ازلی رحمت ہے جو صرف انہی لوگوں کی طرف رخ کرتی ہے جن کی طرف عنایت الٰہی ازل سے متوجہ ہو۔ یہی لوگ ہیں جن کو انجام کار اللہ کے فضل کی چادریں ڈھانپ لیتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو کچھ اسلام کا بنا ہے وہ اصحاب ثلاثہ سے ہی بنا ہے حضرت عمرؓ نے جو کچھ کیا ہے وہ اگرچہ کچھ کم نہیں مگر کامیابی کی پٹڑی تو صدیق اکبرؓ نے ہی جمائی تھی۔ صدیقؓ نے رستہ صاف کر دیا تو پھر اس پر عمرؓ نے فتوحات کا دروازہ کھولا۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیوں نہ ہم آپؑ کو مدارج میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے افضل سمجھا کریں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب مانیں؟ اس بات کو سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رنگ اڑ گیا اور آپؑ کے وجود پر عجیب اضطراب و بیتابی طاری ہو گئی۔ آپؑ نے مکمل چھ گھنٹے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و فضائل، اپنی غلامی و ادنیٰ مرتبہ اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے لیے یہ کافی فخر ہے کہ میں ان کا مداح اور خاک پا ہوں۔ جو فضیلت خدا تعالیٰ نے اُنہیں بخشی ہے وہ قیامت تک اَور کوئی شخص نہیں پا سکتا۔ کب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں دوبارہ پیدا ہوں اور پھر کسی کو ایسی خدمت کا موقع ملے جو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو ملا تھا۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ ان خطبات میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر یہاں ختم ہوتا ہے۔ آئندہ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو حضرت ابو بکرؓ کا ذکر شروع ہو گا۔ ان شاء اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ